وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ

خطرۂ ارتداد

اور

اس کا حل

حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حسنی ندوی

کا

مدرسہ ضیاء العلوم، رائے بریلی کے بیسویں سالانہ اجلاس میں ایک اہم خطاب

ناشر: طلبائے بھٹکل، دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

www.abulhasanalinadwi.org

نام کتاب ــــــــــــ خطرۂ ارتداد اور اس کا حل

کتابت ــــــــــــ اشرف فردوسی

باہتمام

طلبائے بھٹکل، دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ

قیمت ــــــــــــ آٹھ/ ۸ روپیہ

طباعت ــــــــــــ ۱۴۱۴ھ / ۱۹۹۴ء

ملنے کے پتے

* مکتبہ جامعہ اسلامیہ بھٹکل
* مکتبۃ الندویۃ : دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

www.abulhasanalinadwi.org

مقدمہ

اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت اور توحید کا عقیدہ مسلمان کے لئے بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ مسلمان کی زندگی اس کی پابند رہنا ضروری ہے، ورنہ اس کے مسلمان ہونے کی شرط پوری نہیں ہوتی، اس کی جوابدہی کے لئے اللہ تعالیٰ نے آخرت رکھی ہے جو ابدالآباد کی زندگی پر مشتمل ہے۔ اس کے سامنے دنیاوی زندگی سمندر میں ایک قطرہ سے بھی کم ہے۔ کس قدر خسارہ کی اور افسوس کی بات ہے کہ مسلمان دنیاوی زندگی کے محدود فائدہ کے لئے آخرت کی ابدالآباد زندگی کو تباہ کرے۔

عقیدۂ توحید اور خدائے واحد کی عبادت سے غفلت بہت خطرناک بات ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ شرک کے گناہ کو معاف نہیں کرتا۔ باقی کسی دیگر گناہ کو جس کے لئے چاہتا ہے معاف کردیتا ہے: إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ

توحید کے عقیدہ و عمل میں مسلمانوں کی طرف سے عام طور سے کوتاہی ہورہی ہے اسکی طرف مسلمانوں کو توجہ دلانے کی بہت ضرورت ہے ہمارے علمائے ربانی اور مخلص داعی و مبلغ توجہ دلاتے ہیں، اسی سلسلہ کی یہ تقریر بھی ہے جو حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی صاحب ندوی مدظلہ نے رائے بریلی کے مدرسہ ضیاء العلوم کے سالانہ جلسہ منعقدہ سنہ ۹۲ء میں فرمائی۔

تقریر بڑی مؤثر اور عام فہم ہے، اسکی صوت بندی کرلی گئی تھی جو بعد میں قید تحریر میں لے آئی گئی، اور عام فائدہ کی غرض سے ایک مختصر رسالہ کی شکل میں پیش کی جارہی ہے، امید ہے کہ اس سے برادران اسلام فائدہ اٹھائیں گے اور عقیدہ و عبادت کی وہ اہمیت سمجھیں گے جو حضرت مولانا مدظلہ نے آسان زبان و پیرایہ میں سمجھائی ہے اور اپنی زندگی کو اس کا پابند بنائیں گے تاکہ آخرت میں شرمندگی اور خسارہ سے حفاظت کا سامان ہوسکے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم جب بات کو سنیں تو جو اس میں اچھا پہلو ہے اسکو اختیار کریں اور عمل میں لائیں (الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ) تاکہ آخرت میں کامیابی سے ہمکنار ہوں۔

محمد رابع حسنی ندوی
۲۸/۱/۱۹۹۴ء

www.abulhasanalinadwi.org

عرض ناشر

اللہ تبارک وتعالیٰ کا لامتناہی فضل واحسان ہے کہ اس نے ہم جیسے کم مایۂ علم وآگہی اور بے سروسامان و ناتواں طلبہ سے بعض ایسی گرانقدر علمی خدمات لی ہیں کہ اگر اس کی بے پایاں نصرت ہمارے شامل حال نہ ہوتی تو یقیناً ہمارے احاطۂ قدرت سے باہر تھیں، یا کم از کم ہمارے ناتواں کندھے اس کے بارِ عظیم کو اٹھانے کے اہل نہ تھے، اس لئے کہ خدائے بزرگ وبرتر کے جود وسخا ہی سے انسان اور انسانیت کے جملہ امور طے پاتے اور ترقی کی منزلیں طے کرتے ہیں۔

دارالعلوم ندوۃ العلماء میں زیرِ تعلیم طلبائے بھٹکل اب تک آٹھ کتابیں اور کتابچے شائع کر چکے ہیں، جن میں سے بعض کتابیں انتہائی مقبولیت اور شہرت کی مستحق ہوئیں۔ اس لئے کہ ہم (طلبائے بھٹکل) ان کی اشاعت سے دنیاوی اور مالی منفعت ملحوظ رکھنے کے بجائے صرف یہ خدمت ملحوظ رکھتے ہیں کہ عوام النّاس کو ان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل ہو، اور وہ ان کی دنیاوی زندگی میں آخرت کے لئے مشعلِ راہ ثابت ہوں اور ان کی زندگی میں دینی انقلاب رونما ہو۔

پیشِ نظر کتابچہ حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی دامت برکاتہم کی مدرسہ ضیاء العلوم رائے بریلی میں کی گئی ایک فکر انگیز ورقت آمیز تقریر ہے جس کو ریکارڈنگ کے ذریعہ سے محفوظ کر لیا گیا تھا، مولوی شکیل احمد سکری نے اس کو پورے اہتمام سے قلمبند کیا اور اس کو نقل کرنے میں پوری جانفشانی کا ثبوت دیا اور مولوی محمد شیث محتشم ندوی نے اس کو

www.abulhasanalinadwi.org

اشاعت کے تمام مراحل سے گزار کر ہدیۂ ناظرین کیا، خدا ان حضرات کو اس کا کامل اجر عطا فرمائے۔

اس سال سے قبل بھی ۱۹۹۲ء مطابق ۱۴۱۲ھ میں یہ کتاب اپنے تمام ادوار سے گزر کر منظر عام پر آنے ہی والی تھی کہ قضائے الٰہی سے اس کا مسودہ اور مبیضہ دونوں غائب ہوگئے اور بار ہا تلاش و جستجو کے باوجود بھی اس کا کوئی سراغ نہ لگ سکا۔ اب دوبارہ ریکارڈنگ کے ذریعہ سے اس کو ترتیب دیا گیا ہے۔

ہم مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی صاحب مدظلہ العالی کے بے انتہا ممنون و مشکور ہیں کہ انھوں نے باوجود اپنی بے انتہا مصروفیات کے اس کتابچہ کے لئے مقدمہ فراہم کیا اور اپنے قیمتی آراء و نصائح سے نوازا۔

اور ہم مولوی جعفر حسنی ندوی صاحب کے بھی مشکور ہیں کہ انھوں نے پورے خلوص دل سے حضرت مولانا دامت برکاتہم کی تقریر کا کیسٹ عنایت فرمایا اور اس کتابچہ کی اشاعت کا ذریعہ بنے،

اخیر میں ہم خداوند قدوس کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں کہ وہ اس کتاب کو ہر عام و خاص کے لئے مشعل راہ اور روشنی کا مینار بنائے۔

(آمین)

طلبائے بھٹکل

دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ (یو، پی)

www.abulhasanalinadwi.org

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ فَمَنْ تَبِعَھُمْ بِاِحْسَانٍ وَدَعَا بِدَعْوَتِھِمْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ اَمَّا بَعْدُ! اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا وَّقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ عَلَیْھَا مَلٰٓئِکَۃٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰہَ مَآ اَمَرَھُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ

میرے بھائیو، عزیزو اور دوستو! آپ بہت دیر سے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اور تقریروں کا سلسلہ جاری ہے اور بہت دیر ہوگئی ہے۔ ظہر کی نماز کا وقت بھی ہوگیا ہے اور کچھ پروگرام بھی باقی ہیں، میں بہت مختصر (سے وقت میں) آپ سے خطاب کروں گا۔ میں نے آپ کے سامنے قرآن شریف کی آیت پڑھی ہے اگر اس آیت کے مطلب کو آپ اپنے ساتھ لے کر جائیں، اور یہ آیت آپ کے دل پر لکھ دی جائے، یا آپ اس کو اپنے دل پر لکھ لیں، گرہ باندھنے کو تو نہیں کہوں گا کیونکہ آیت کا معاملہ ہے، قرآن شریف کا معاملہ ہے، آپ اس کو آنکھوں میں جگہ دیں، دماغ میں دل میں جگہ دیں تو یہی کافی ہے اور یہ اکواس مدرسہ کا، بلکہ اس جلسہ کا اور اس جگہ کا جہاں آپ موجود ہیں۔ اس کے جوار کا جس کا تذکرہ آپ نے سنا ہے کہ یہاں کیسے کیسے عارف باللہ اور کیسے کیسے اولیاء اللہ اور کیسے کیسے مجاہد فی سبیل اللہ اور کیسے کیسے علماء ربّانین اور کیسے کیسے مصنف و محقق پیدا ہوئے یہ یہاں کا بھی پیغام ہے۔

میں نے جو آیت آپ کے سامنے پڑھی اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اے ایمان والو بچاؤ اپنی جانوں کو اور اپنے گھر والوں کو اور اپنے تعلق والوں کو اور اپنے متعلقین کو۔ ان میں

گھر والے اعزہ بھی شامل ہیں اور بچے اولاد اور پورا خاندانی سلسلہ بھی اس میں داخل ہے۔ حکم ہوتا ہے (قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا) اپنی جانوں کو بچاؤ اور اپنے گھر والوں کو بچاؤ دوزخ کی آگ سے۔

جب اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا تو یہ شبہ ہو سکتا تھا کہ انسان بہت سی چیزوں سے بچ جاتا ہے۔ اپنی ترکیبوں سے بھی اور رشوتوں سے بھی اور سازشوں سے بھی اور ذہانت سے بھی اور زور آزمائی سے بھی۔ تو اللہ تبارک وتعالیٰ عالم الغیب ہے اور انسانوں کو پیدا کرنے والا ہے۔ اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَھُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ۔ کیا وہ اپنے پیدا کئے ہوئے کو نہیں جانے گا۔ یہ ہو سکتا تھا کہ ذہن میں یہ بات آتی کہ اس دُنیا میں اس کی زیادہ فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ زندگی میں زیادہ کوشش کرنے کی ضرورت نہیں اور بہت دور دور تک اور دیر دیر تک نگاہ دوڑانے کی ضرورت نہیں ہے۔ جب وہاں پہونچ جائیں گے دیکھا جائے گا، وہاں کچھ کریں گے۔ کوئی ترکیب کریں گے۔ بہت سے تجربے ہیں زندگی کے کہ آدمی سمندر کے کنارے پہونچ جاتا ہے اور بچ جاتا ہے۔ بالاخانہ کے بالکل سرے پر کھڑا ہوتا ہے اور پھر وہ بعض مرتبہ وہاں سے گرتے گرتے بچ بھی جاتا ہے۔ ترکیب کوئی ہو جاتی ہے، اتفاقات بھی ہوتے ہیں۔ اور اس طریقہ سے آدمی کچھ دے دلا کر بھی بچ جاتا ہے، بلکہ دھینگا مشتی سے بھی بچ جاتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ عالم الغیب ہے لہٰذا اس نے اس کے بعد فرمایا اس میں بڑی حکمت ہے (عَلَیْھَا مَلٰٓئِکَۃٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ) اس دھوکے میں نہ رہنا کہ وہاں پہونچ کر بھی ہم بچ جائیں گے، جہنم کے کنارے پہونچ کر ہم خود بچ جائیں گے، اپنے کو بچالیں گے یا اولاد کو بھی بچالیں گے۔ اس پر ایسے فرشتے مقرر ہیں جو غلاظ شداد بڑے سخت ہیں بڑے درشت ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جب یہ لفظ فرمائے تو پھر اس کے بعد کوئی ٹھکانہ ہی

www.abulhasanalinadwi.org

نہیں اس کا۔ تو رونگٹے کھڑے ہو جانے چاہئیں۔ غلاظٌ شِدادٌ عربی کے ایسے سخت الفاظ ہیں جو عربی جاننے والے ہیں یہاں خدا کے فضل سے بڑے اچھے اچھے عربی کے ماہر بیٹھے ہوئے ہیں، وہ ان لفظوں کی طاقت سمجھیں گے اور اس کا زور سمجھیں گے ایک ہی لفظ کافی تھا غلاظ۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا غِلَاظٌ شِدادٌ بڑے سخت، بڑے درشت، بڑے بات کے پکے، دھن کے پکے، کر گذرنے والے۔ لَا یَعْصُوْنَ اللّٰہَ مَآ اَمَرَھُمْ اور پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اور تاکید فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نے جو کام ان کے سپرد کیا ہے جو ان کا فرض ہے اور جس کام پر مقرر ہیں اس میں نافرمانی نہیں کر سکتے۔

تو میرے بھائیو! یہ تعلیم کا مسئلہ، اپنے گھر والوں کو دین پر لگانے کا مسئلہ دین سکھلانے کا مسئلہ اور اپنے بچوں کو دین کی تعلیم دینے کا مسئلہ ـــ اور ان کو ایسی تعلیم دینا کہ جس سے وہ دوزخ کی آگ سے بچ جائیں اور خدا کے غضب سے، خدا کے غضب کا مستحق بننے سے بچ جائیں اور وہ نجات پائیں۔ ان کی زندگی ہدایت کی زندگی ہو اور ان کی موت سعادت کی موت ہو اور ان کی آخرت فلاح و نجات کی زندگی ہو۔ اس کے لئے کوشش کرنے کی ضرورت ہے اور اس کے لئے بہت پہلے سے چلنے کی ضرورت ہے اور شروع سے اس کی تدبیر کرنے کی ضرورت ہے۔ دیکھئے کہیں بیماری ہے تو بھی کوئی آدمی بیماری کا انتظار نہیں کرتا کہ بیمار اس حالت پر پہونچ جائے کہ جب بالکل اس کی جان پر بن جائے تو اس کا علاج کریں گے۔ بلکہ اول تو اس کو بیماری کے اثرات سے بچانے کیلئے صحت کا ماحول پیدا کیا جاتا ہے، بیماریوں کو دور کرنے والے انجکشن دیئے جاتے ہیں۔ بہت سی دوائیں دی جاتی ہیں، اچھی آب و ہوا میں رکھا جاتا ہے، ایسی غذا دی جاتی ہے جس سے بیماری نہ آئے، کہیں تخمہ نہ ہو جائے (اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے) بد ہضمی نہ ہو اور بخار کی شکل نہ ہو جائے (یہ سب) جب آدمی کو کسی چیز کی فکر ہوتی ہے

www.abulhasanalinadwi.org

تو بہت دور سے فکر کرتا ہے، بہت دور سے اس کا سامان کرتا ہے، اس کے لئے مناسب ماحول بناتا ہے اور بڑی تدبیریں کرتا ہے، احتیاطیں کرتا ہے۔ یہاں تک کہ بعض اوقات تو وہ بہت دور کی کوڑی لاتا ہے ؎

عشق است و ہزار بدگمانی باسایہ ترا نمی پسندم

اور جتنی زیادہ محبت ہوتی ہے، اتنے ہی گویا اس کو بُرے بُرے خیالات آتے ہیں، وسوسے آتے ہیں۔ بچہ سے اگر محبت ہے تو آدمی بچہ کا چہرہ دیکھتا ہے۔ آج چہرے پر وہ بات نہیں ہے، آج وہ رونق نہیں ہے، آج وہ مسکراہٹ نہیں ہے، آج وہ رنگ نہیں ہے جو پہلے تھا۔ کیا بات ہے۔ گھر میں پوچھتا ہے۔ کیا کھایا تھا بچے نے، رات کو سویا تھا کہ نہیں سویا تھا، تو جب محبت ہوتی ہے تو آدمی پھر فکر کرتا ہے، جس چیز سے محبت ہوتی ہے اس چیز کی فکر کرتا ہے پیسے سے محبت ہوتی ہے تو کس کس طرح سے سنبھال کے رکھتا ہے، کس طرح احتیاط سے خرچ کرتا ہے اور کس طرح اس کی حفاظت کرتا ہے

میرے بھائیو! بچوں کو تعلیم دینے کا مسئلہ بھی یہی ہے کہ پہلے سے اس کی فکر کی ضرورت ہے اور سب سے زیادہ اس کی فکر کی ضرورت ہے۔ اگر انسان کے اندر ایمان ہے بلکہ اگر ایمان کی رمق بھی ہے تو آدمی اللہ ہزار بار محفوظ رکھے، اللہ سب کو تندرستی عطا فرمائے۔ کوئی بدشگونی نہیں کرتا میں کسی بیماری کو معمولی چیز نہیں سمجھتا۔ حکیموں کے خاندان کا آدمی ہوں گھر میں ڈاکٹر بھی تھے اور حکیم بھی تھے اور ایک پشت نہیں کئی کئی پشتیں گذری ہیں۔ خوب ہم سمجھتے ہیں۔ خود بھی انسان ہیں اور ہمیں بھی بیماری کا تجربہ ہے اور اس کی تکلیف بھی معلوم ہے لیکن سچ پوچھئے تو ہزار بیماریوں سے بڑھ کر ڈرنے والی چیز اور ہزار بیماریوں کا نام لے کر کیوں آپ کا دل برا کروں اور کیوں خواہ مخواہ کے لئے اس میں لوگ وسوسوں میں پڑیں اور بدشگونی سمجھیں، بیماریوں کا نام نہیں لیتا لیکن بڑی سے بڑی بیماری سے

www.abulhasanalinadwi.org

بڑھ کر جو ڈرنے والی بیماری ہے وہ جہالت کی بیماری ہے وہ صحیح عقیدہ سے واقف نہ ہونے کی بیماری ہے۔ یہ آپ کا بچہ ذرا سا بیمار ہوتا ہے تو آپ کس کس کو دکھاتے ہیں، کہاں کہاں لے جاتے ہیں، کیا کیا خرچ کرتے ہیں اور پھر اس کے بعد اس کی خوشی کے لئے بلکہ بسا اوقات اس سے زیادہ اپنی خوشی کے لئے کیا کیا کرتے ہیں۔ اس کے لئے کپڑے لاتے ہیں، پہناتے ہیں، اس کے کپڑے بنواتے ہیں، دیکھ دیکھ کر خوش ہوتے ہیں، اچھا کھانا کھلاتے ہیں، ان سب سے بڑھ کر جو فکر کی چیز ہے وہ بچے کو دینی تعلیم دلانا ہے یہ کہ وہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانے، اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانے اور کہاں سے آئے تھے اور کہاں جانا ہے، زندگی کا انجام کیا ہے، ہمیشہ اس دُنیا میں رہنا نہیں ہے۔ سب جانتے ہیں کہ دنیا میں رہنا نہیں ہے روز دیکھتے ہیں بچوں تک کو دیکھنا پڑتا ہے لیکن یہ نہیں سمجھتے کہ ہمیں کس نے بھیجا، کس کام کے لئے بھیجا، کب تک کے لئے بھیجا۔ اور پھر اس کے بعد یہاں سے کہاں جانا ہے اور وہاں کیا ہونا ہے اور وہاں کس کس چیز سے سامنا کرنا ہے۔ وہاں سوال و جواب ہے، وہاں منکر نکیر ہیں۔ منکر و نکیر آتے ہیں اور قبر میں پوچھتے ہیں۔ کہ مَا دِیْنُكَ — مَنْ رَّبُّكَ — وَمَنْ نَبِيُّكَ — تمہارا دین کیا ہے، تمہارا پروردگار، تمہارا پالنے والا کون ہے اور تمہارے نبی کون تھے؟۔ یہ تو قبر ہی سے سوال و جواب شروع ہو جاتا ہے اور اس کے بعد پُل صراط سے واسطہ پڑے گا، اس کے بعد میدانِ حشر سے واسطہ پڑے گا جس کے تصوّر سے بڑے بڑے اولیاء اللہ کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے۔ راتوں کی نیند، ایک رات نہیں، ہفتوں کی راتوں کی نیند اڑ جاتی تھی آخرت کے ڈر سے۔ دیکھئے۔ قصّے پڑھیئے، واقعات پڑھیئے تاریخ کے کہ جن کی ولایت تمام دُنیا میں مسلّم ہے، سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ہوں یا حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ ہوں

www.abulhasanalinadwi.org

اور امام ابو حنیفہؒ ہوں یا امام بخاریؒ یا اور دوسرے بڑے بڑے ائمہ ہوں سب کا حال یہ کہ ایک آیت پڑھتے پڑھتے بعض مرتبہ پوری رات گذار دی ہے: بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَىٰ وَأَمَرُّ (غالباً) امام ابو حنیفہؒ کے متعلق ہے کہ یہ آیت ان کی زبان پر آئی کہ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ ان سے وعدہ کیا گیا ہے قیامت کا وَالسَّاعَةُ أَدْهَىٰ وَأَمَرُّ) اور قیامت بڑی سخت چیز ہے۔ رات بھر پڑھتے رہے اور پوری رات آنکھوں میں کٹ گئی، اور ایک رکعت میں پوری رات یہی ایک آیت وردِ زبان رہی۔ دیکھنے والے بیان کرتے ہیں کہ ہم ساری رات یہی آیت سنتے رہے اور صبح ہو گئی۔

توبھائیو! یہ بڑی فکر کی بات ہے، سب سے زیادہ ضروری بات آپکے بچوں کو اللہ تعالیٰ تندرست رکھے، بیماری قریب نہ آئے لیکن بیماری سے بڑھ کر، ان کو کھلانا پلانا اور ان کا پیٹ بھرنا فرض ہے۔ آپ کے ہمارے سب کے ذمہ فرض ہے کہ اپنے بچوں کو کھلائیں پلائیں اور پہنائیں اور جو بھی محنت کرنی پڑے کریں۔ لیکن بچہ کو کھلانے سے بھی زیادہ اور آپ کے سامنے دین کے ایک تھوڑا بہت جاننے والے کی حیثیت سے یہ بات کہہ رہا ہوں کوئی چلتی ہوئی بات نہیں کہہ رہا ہوں۔ کہ اگر ایمان ہے تو اس بات کو ماننا پڑے گا کہ بچہ کو کھلانے سے بھی زیادہ، پیٹ بھرنے سے بھی زیادہ ضروری، اور اس کو کپڑا پہنانے سے بھی زیادہ ضروری، اور عید کے کپڑے بنانے سے بھی زیادہ ضروری، اور اس کو دنیاوی علم پڑھانے سے بھی زیادہ ضروری (جس) سے نوکری ملے۔ اور اس کی تندرستی سے بھی زیادہ ضروری۔ اس کو جو (دین کی) بنیادی باتیں ہیں، دین کی موٹی موٹی باتیں جن کے بغیر ہماری نجات نہیں ہو سکتی وہ بتانا ضروری ہے کہ تمہارا پیدا کرنے والا کون ہے، کس نے تم کو پیدا کیا، اس کی کیا صفت ہے، وہ اکیلا ہے، اس نے یہ پورا کارخانۂ عالم، یہ پوری کائنات

www.abulhasanalinadwi.org

یہ سنسار اور اس میں جو کچھ بھی ہے ایک ہستی کا بنایا ہوا ہے، کوئی اس کا ساجھی نہیں، اور وہی اکیلا اس کو چلا بھی رہا ہے، پہلی بات تو بہت سے لوگ مانتے ہیں، لیکن ان کے عقیدہ میں خلل آگیا ہے۔ کہتے ہیں! ہاں بنایا تو اس ایک ہی نے ہوگا، لیکن یہ کہ اب چلانے والے بے شمار ہیں۔ اتنا بڑا کارخانہ ایک سے کہاں چلتا ہے، چھوٹے چھوٹے کارخانوں کو ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے لوگ اس میں کام کرتے ہیں، کوئی سمجھتا ہے کہ پیغمبر بھی اس میں شامل ہیں، کوئی سمجھتا ہے کہ ولی بھی شامل ہیں، کوئی سمجھتا ہے کہ بہت سے قطب وابدال بھی اس میں شامل ہیں، بادشاہ بھی شامل ہیں اور خزانے والے بھی شامل ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ۔ ترجمہ یاد رکھو اسی ایک کا کام ہے پیدا کرنا اور اسی کا کام ہے چلانا! اس کارخانۂ عالم کو اسی ایک نے بنایا اور وہی ایک چلا نا بھی ہے۔

یہ توحید کی موٹی موٹی اور بنیادی باتیں ہیں، بچوں کو کچھ بھی ہو جائے، یہاں تک کہ جان کا خطرہ بھی آجائے، لیکن شرک کے قریب نہ جائیں، وہ اللہ کی ذات اور صفات میں کسی بڑی سے بڑی ہستی کو بھی شریک نہ کریں۔ چاہے وہ خود اسی اُمت کی ہستی ہو یا خواہ وہ پیغمبر ہوں یا ولی ہوں، اس میں آپ بچہ کا دماغ بالکل صحیح کر دیجئے، اس کے خیال کو ایسا پختہ کر دیجئے کہ اسکولوں میں اس کو پڑھانے والے جو کچھ پڑھاتے ہیں اور جو دیومالا سکھاتے ہیں، اور یہ جو دنیا بھر میں مسلمانوں کی قساوت یا تصرف کے قصے سناتے ہیں، کسی پر دھیان نہ کریں اور کسی بات کو ان کا ذہن قبول نہ کرے، انھیں پیغمبروں کے واقعات سنائیے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کس طرح بُت توڑے، اپنے باپ کو بھی جن بتوں کے سامنے جھکتا ہوا دیکھتے تھے، اُنہیں بتوں پر انھوں نے گرز چلا دیا اور ذرا نہیں ڈرے، جبکہ ان سے ان کے باپ ڈرتے تھے۔ اُن کے اوپر کے اور پُرکھے بھی ڈرتے آئے تھے، بلکہ سارا شہر ڈرتا تھا، حتیٰ کہ بادشاہ بھی ڈرتا تھا، لیکن حضرت ابراہیمؑ نے کسی کی کوئی پرواہ نہیں کی اور صاف کہہ دیا : اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَ

www.abulhasanalinadwi.org

وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ ہمارے اور ان کے درمیان لڑائی ٹھن گئی اور ہم ان کے منکر ہوگئے اور صاف کہتے ہیں کہ ہم نہیں ملتے بَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ ہمارے اور تمہارے درمیان اس بات پر لڑائی ہے اور جنگ ہے ہم اب تم سے ہاتھ نہیں ملا سکتے، ان کے بارے میں ہم تمہاری کوئی بات قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں، جب تک کہ تم اللہ پر ایمان نہ لاؤ۔

مائیں اپنے بچوں کو پیغمبروں کے قصے سنائیں، خاص طور پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قصہ سنائیں کہ کس طرح بادشاہ نے ان کو دھمکایا، ڈرایا، اور کہا! آگ میں ڈال دیں گے، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا! ڈال دو، آگ کیا ہے؟ آگ بھی تو اللہ کی بندی اور اس کی لونڈی ہے، آگ کیا کرے گی؟ آگ کو کیا تو دجلانے کی مجال ہے، یقین نہ آئے تو ڈال کر دیکھ لو اور آپ کو آگ میں ڈال دیا گیا، اللہ تعالیٰ نے آگ کو حکم دیا:

يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا — اے آگ ٹھنڈک اور سلامتی

عَلٰى إِبْرَاهِيمَ — بن جا ابراھیم کے لئے۔

یہ قصہ ہم نے شروع ہی سے سُنا، ہم تے ہمارے گھروں میں بیبیوں سے (ان میں سے جو دنیا سے چلی گئیں اللہ تعالیٰ انکی قبروں کو ٹھنڈا کردے اور ان کو نور سے بھر دے اور جو زندہ ہیں ان کی زندگی میں برکت دے) پیغمبروں کے قصے سنے، حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قصہ سنا، حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت سُنی کہ کس طرح آپؐ نے توحید کا اعلان کیا اور کس طرح ساری دنیا آپ کی دشمن ہوگئی۔

میرے بھائیو! آپ اس جلسے سے کیا لے کر جائیں گے؟ یہ باتیں جو آپ نے سنی ہیں، یہاں تک کہ ان بچوں کی جو تقریریں سنی ہیں وہ بھی آپ کو یاد نہیں ہوں گی، اور آپ

www.abulhasanalinadwi.org

نے پورے طور پر ان باتوں کا لطف اٹھایا ہو اور ان کو یاد رکھا ہو اور آپ سمجھے ہوں اس میں بھی مجھے شک ہے۔ یہاں سے لے جانے والی چیز یہ ہے کہ بچوں کو توحید خالص کی تعلیم دینا ہے خدا کو پہچنوانا ہے اور خدا کی معرفت دلانی ہے تاکہ وہ اپنے مالک کو، خالق کو اور پیدا کرنے والے کو پہچانیں اور یہ سمجھیں کہ اس کے کارخانۂ قدرت میں کوئی دخل دے نہیں سکتا، کوئی مشورہ بھی نہیں دے سکتا، کوئی ذرا انگلی بھی لگا نہیں سکتا اور کسی کو بولنے کا بھی حق نہیں ہے۔ یہ ایسا پکّا کیجئے، ایسا دل میں بٹھائیے کہ یہ دیومالا سکھانے والا پورا نظام تعلیم یہ ٹی وی، یہ پبلک میڈیا، یہ ابلاغ کے ذریعے جو کبھی مہابھارت سناتے ہیں کبھی رامائن سناتے ہیں اور کبھی کچھ اور سناتے ہیں اور کبھی جو پرانے (زمانہ قدیم کے) لوگ گذرے ہیں (معلوم نہیں کبھی وہ تھے بھی یا نہیں تھے) ان کے قصّے سناتے ہیں۔ یہ سب چیزیں ان پر ذرا بھی اثر نہ کر پائیں، ایک طرف مسلمان کا کوئی بچّہ ہو اور دوسری طرف پورا اسکول ہو اور اس کے بڑے بڑے پڑھے لکھے جو ولایت اور امریکہ سے پڑھ کر کے آئیں ہوں اور اور یہاں کی بھی کسی یونیورسٹی کے بڑے سے بڑے قابل و فاضل ہوں، وہ سب ایک طرف، لیکن مسلمان کے گھر کا ایک چھوٹا سا بچّہ ان سب کا منھ بند کر سکتا ہے۔ اور یہ کہہ سکتا ہے کہ۔ نہیں۔ اس کے سوا کوئی کچھ نہیں کر سکتا، کسی کی قدرت میں کچھ نہیں ہے، وہی ایک اور اکیلا ہے اور وہی اس دنیا کا چلانے والا ہے۔

میرے بھائیو۔ آپ کو اس کی فکر ہونی چاہیئے یہی اس جلسہ کا اصل پیغام ہے جس کے لئے آپ کو تکلیف دی گئی ہے، اور یہ تو سب آپ کو بتایا گیا کہ کیسی محنت کی گئی، اور یہ بتایا گیا کہ دیکھیے یہ چھوٹے چھوٹے بچّے عربی میں کیسی عمدہ تقریر کرتے ہیں، انگریزی میں بھی ایک تقریر ہوئی اور ہندی میں بھی ایک تقریر ہوئی، یہ آپ کو مدرسہ کی کارگذاری اس لئے بتائی گئی کہ آپ سمجھیں کہ آپ نے اپنے جو بچّے بھیجے ہیں یہاں ان کا وقت ضائع نہیں ہو رہا ہے، اور آپ اپنے بچّوں کو اس امید پر بھیجیں کہ آپ کے بچّے بھی ایسی تقریر کریں، کر سکتے ہیں اور انشاء اللہ آئندہ کریں گے۔ ان بچّوں نے تو اپنی سیکھی ہوئی بات آپ کو بتائی ہے، مگر اس میں آپ کے سیکھنے کی بات بھی ہے، آپ کے سیکھنے کی بات یہی ہے کہ بچّوں کو پکّا مسلمان بنائیے، توحید خالص کا

www.abulhasanalinadwi.org

سبق دیجئے، ان کے دلوں میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے ایسی محبت پیدا کیجئے کہ جو ساری دُنیا سے بڑھ کر ہو، حدیث میں آتا ہے کہ تم "میں سے کوئی ایمان والا نہیں ہوسکتا جب تک کہ "میں" اس کو اس کے والدین سے بڑھ کر عزیز، اس کے والدین سے بڑھ کر محبوب، یہاں تک کہ اس کی جان سے بھی بڑھ کر محبوب نہ ہوں" یہ اللہ کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے جبکہ اس میں ان کا اپنا کوئی فائدہ نہیں ہے، کیوں کہ وہ دُنیا سے بے نیاز تھے اور سلطنتوں کی ذرّہ بھر پرواہ نہیں کی، لیکن اللہ کا حکم اور اس کا منشاء ان کو معلوم ہے اور اسکا حکم دیتے ہیں۔

آج اس وقت مسلمانوں کے لئے سب سے بڑا خطرہ اور اسلام کی لغت میں سب سے بُرا اور گھناؤنا لفظ جس کو آدمی زبان پر لانا بھی گوارہ نہ کرے وہ "ارتداد" ہے، (اللہ بچائے ارتداد سے) یہ کفر سے بھی بڑھ کر ہے، اسمیں خطرہ یہ ہے کہ بچے ہوں ہمارے گھر کے اور معلوم نہیں کہ ان کے اوپر کی پشتوں میں کتنے اللہ کے مقبول بندے گذرے ہوں، کتنے عالم گذرے ہوں، اور کتنے مجاہد گذرے ہوں، اور وہ خدا کو نہ پہچانیں، رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ نہ جانیں، اور اسلام کے فرائض سے واقف نہ ہوں، اس سے بڑھ کر خطرہ کی بات کوئی نہیں ہے، ایسی حالت میں آدمی اپنے دین سے نکل جاتا ہے اور اس کو خبر بھی نہیں ہو پاتی، اور پھر اس کے بعد کیا بتائیں کہ پھر شادیاں کیا ہوتی ہیں، اس میں شریعت کا کیا حکم ہے، ایسے مرد اور عورت کی شادی کا کیا حکم ہے (اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے) جن کے ایمان کی خبر نہیں یا جن کے متعلق معلوم ہے کہ ایمان کی دولت ان کو نہیں ملی، یا ملی تھی لیکن گنوادی، تو یہاں کا سب سے بڑا پیغام اور جسے میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ آپ سے کہوں اور جسے لے کر آپ یہاں سے اٹھیں، اس سے پہلے اٹھیں ہی نہیں اور جو سب سے بڑا ضروری کام ہے وہ یہ ہے کہ آپ اپنے ایمان کو بچائیں،

www.abulhasanalinadwi.org

اپنے بچوں کے ایمان کو بچائیں، چاہے کچھ بھی نوبت آئے، نوکری نہ ملے چاہے فاقہ کرنا پڑے چاہے دوسروں کی نگاہ میں کھٹکیں، سب کو گوارہ کرلیں، مگر ایمان پر آنچ نہ آنے پائے، ایمان پہلے پیدا ہو جائے پھر محفوظ رہے۔
مختصراً یہ کہوں گا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کا نام آپ نے سنا ہوگا جو پیغمبر کے بیٹے اور پیغمبر کے پوتے ہیں، اور ان کے باپ پیغمبر ہیں یعنی حضرت اسحاق علیہ السلام ان کے چچا پیغمبر ہیں یعنی حضرت اسماعیل علیہ السلام، ان کے دادا پیغمبروں کے سردار ہیں یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اگر کسی نبی کا مرتبہ سب سے بڑھ کر تھا تو وہ سیدنا ابراہیم خلیل اللہ تھے۔ جن کو اللہ تبارک وتعالیٰ اپنا خلیل کہتا ہے، قرآن شریف میں ہے:

وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا — اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو اپنا دوست بنالیا۔

دوست کے معنیٰ کیا ہیں ہم اور آپ کسی کو اپنا دوست کہدیں تو یہ اس کے کے لئے کتنی بڑی بات ہوگی اور اگر کوئی حاکم یا کوئی افسر کہدے کہ فلاں ہمارے دوست ہیں تو اس کی کتنی عزت ہوتی ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ جو اس دنیا کا پیدا کرنے والا ہے کہتا ہے کہ اس نے ابراہیمؑ کو اپنا دوست بنالیا ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام اسی دوست کے پوتے ہیں، کیسا گھرانہ ہوگا کہ ہر وقت بس وہاں اللہ کی رحمتیں نازل ہوتی ہوں گی، بلکہ اللہ کی رحمتیں ان پر بارش کی طرح برستی ہونگیں، یقین کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ وہاں کی سرزمین سے بھی برکت آتی ہوگی، اور اوپر سے بھی برکت آتی ہوگی، اور وہاں کتنا اللہ کا نام لیا گیا ہوگا۔ بچے تو بچے ہیں وہ تو بہرحال آنکھیں رکھتے ہیں، کان رکھتے ہیں، مگر وہاں کے درخت اور پتے اور وہاں کی دیواریں بھی گواہی دینے کے لئے تیار ہوں گی، ان پر بھی اللہ کے نام کا اثر ہوگا، ہم نے یعقوب علیہ السلام کے مدفن کے مزار کی زیارت کی ہے اور ان کی اور حضرت اسحاق علیہ السلام کی اور ان کے خاندان کی بنائی ہوئی مسجد اقصیٰ

www.abulhasanalinadwi.org

بھی دیکھی ہے، خدا کا شکر ہے کہ اس میں نماز بھی پڑھی ہے، باقی یقین کے ساتھ کہتے ہیں کہ ان کے گھر کے پتہ پتہ پر بھی اللہ کا نور ہوگا، اور اللہ کے ذکر کا اثر ہوگا، اگر اللہ تعالےٰ ہمیں اور آپ کو وہ آنکھیں دے جیسے بزرگوں کو دی تھی، تو ہمیں اللہ کے نام کا اثر دیواروں پر اور درختوں پر اور فضا میں الغرض سب جگہ نظر آسکتا ہے، بعض اللہ کے بندے اور بزرگانِ دین ایسے گذرے ہیں کہ ایک قصہ ہم نے سُنا ہے کہ جونپور کے ایک بزرگ تھے حضرت رشید شاہ رحمۃ اللہ علیہ، خانقاہ رشیدی جونپور میں اب بھی موجود ہے۔ ایک مرتبہ ایک گاؤں والوں نے ان کی دعوت کی، وہ وہاں گئے، جاتے ہی کہنے لگے! ذرا سا معلوم کرو کہ یہاں اذان کب سے نہیں ہوئی؟ یہاں کوئی مسجد ہے یا نہیں؟ لوگ گئے، پوچھنے پر معلوم ہوا کہ وہاں بہت دن سے اذان نہیں ہوئی۔ مسجد تھی، گر گئی یا کیا ہوا اب لوگ اپنے گھر ہی نماز پڑھ لیتے ہیں لہٰذا اذان کی بھی نوبت نہیں آتی، لوگوں نے پوچھا کیا بات ہے؟ انہوں نے کہا! میں جب یہاں آیا تو میں نے یہاں اذان کا نور نہیں دیکھا۔ یعنی سب نظر آیا لیکن اذان کا نور نظر نہیں آیا۔ میں سمجھ گیا کہ یہاں اذان کی کمی ہے۔ جب دیکھنے والی آنکھیں یہاں تک دیکھتی ہیں تو حضرت یعقوب علیہ السّلام کا گھرانہ کیسا ہوگا؟ منور اور جگمگا رہا ہوگا، جگمگانا بھی کیسا؟ اس کی اگر کسی پر پرچھائی یا سایہ بھی پڑ جائے تو نہ معلوم کیسی برکتیں آئیں، حضرت یعقوب علیہ السّلام کے گھر میں تو جانور تک اللہ کا نام سنتے ہوں گے، اور یہ سمجھا جاسکتا ہوگا کہ یہ بھی اپنے طریقہ پر اللہ کی عبادت کرتے ہوں۔

لیکن اصل سوچنے کی جو چیز ہے وہ یہ ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السّلام کا جب انتقال ہونے لگا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

www.abulhasanalinadwi.org

اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِيْ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ

"کیا تم لوگ اس وقت موجود تھے" اللہ تعالیٰ وہ منظر ہماری آنکھوں کے سامنے لاتا ہے، یہ کسی اہم بات کو کہنے کا طریقہ ہوتا ہے کہ کیا تم دیکھ رہے تھے، دیکھو ہم سنا رہے ہیں، تم بالکل یہ سمجھو کہ آنکھوں سے دیکھ رہے ہو۔ "جب یعقوبؑ کا آخیر وقت آیا" اور وہ دنیا سے رخصت ہونے والے تھے، اس وقت آدمی کو اوّل تو ہوش ہی نہیں ہوتا اور ہوش ہوتا بھی ہے تو جو باتیں اس کے نزدیک یا دنیا والوں کے نزدیک بہت ضروری ہوتی ہیں اسی کی وصیّت کرتا ہے کہ ہم نے وہاں کچھ جمع کر دیا ہے، یا فلاں جگہ کچھ دفن کر دیا ہے، اس جگہ کو نہ بھولنا، وہاں سے نکال لینا، دیکھو فلاں فلاں پر ہمارا اتنا قرض ہے اس کو وصول کرلینا، یا فلاں کا ہم پر قرض ہے اس کو ادا کر دینا، دیکھو مل جل کر رہنا، ہم نے بچپن میں ایک قصّہ سنا تھا کہ کسی نے مرتے وقت اپنے بچوں کو جمع کیا اور کہا! ــــ لکڑیاں لاؤ، جب وہ لکڑیاں لے آئے تو اس نے کہا! ــــ ایک ایک لکڑی توڑو، وہ توڑنے لگے اور لکڑیاں ٹوٹتی گئیں، پھر اخیر میں اس نے بہت ساری لکڑیاں جمع کر کے ایک لڑکے کو دے دی اور کہا! ــ اب توڑو، اس نے کہا! ــ یہ نہیں ٹوٹتی، تو مرنے والے نے کہا! دیکھو اسی طرح سے اگر تم ملے جلے رہو گے تو تمہارا کوئی کچھ بگاڑ نہیں سکے گا، ایک لکڑی کیسی بھی مضبوط ہو ٹوٹ جاتی ہے، لوگ مرتے وقت یہی سب باتیں کہتے ہیں، وصیّت نامے دیکھئے اگر کوئی شخص اسی پر کام کرے تو ایک بڑی ضخیم کتاب لکھ سکتا ہے، لوگوں نے ایسی ایسی وصیّتیں کیں ہیں کہ آدمی کے خیال میں بھی نہیں آسکتیں بہت دور دور کی باتیں سوچی ہیں، لیکن وہ تو اللہ کے پیغمبر تھے

www.abulhasanalinadwi.org

جب ان کا آخری وقت آیا تو ان کے ذہن میں ایک ہی فکر تھی اور ایک ہی بات کا وہ اپنے کو ذمہ دار سمجھتے تھے، ہم بھی یہی چاہتے ہیں کہ ہمارے اور آپ کے اندر بھی کسی درجہ میں اس کا احساس پیدا ہو جائے۔

باپ نے بچوں کو جمع کیا "ماشاء اللہ" اللہ تعالیٰ نے عمر بھی بڑی دی تھی اور اولاد میں بھی برکت دی تھی، نہ جانے ان کے کتنے بیٹے ہوں گے، کتنے پوتے ہوں گے، کتنے نواسے ہوں گے، ان کی بھی کتنی اولاد ہوں گی، اور پھر بھانجے بھتیجے سبھی ہوں گے، سارا گھرانہ بھرا ہوا ہوگا، جب سب آکر بیٹھ گئے تو کہا! "مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ" میرے بیٹو، میرے پیارو، میرے عزیزو، میرے جگر کے ٹکڑو، یہ بتادو! میرے بعد تم کس کی عبادت کروگے؟ اب آپ خود سوچئے کہ ان کا جواب کیا ہوگا؟ آج بھی اگر کسی گرے پڑے مسلمان گھر میں بھی اگر کوئی مسلمان مرتے وقت اپنے بچوں سے پوچھے کہ ہمارے بعد تم کس کے دین پر چلو گے؟ ہمارے بعد تم کس کے سامنے سجدہ کروگے؟ تو آج اس گئی گذری حالت میں بھی مسلمان یہی کہیں گے کہ آپ نے ہمیں سکھایا کیا ہے؟ اور آپ نے ہمیں بتایا کیا ہے؟ یہی تو بتایا تھا کہ اللہ کے سامنے جھکو، اور اللہ کے سامنے سجدہ کرو اور اللہ ہی کو مانو، اللہ ہی سے ڈرو، ہم یہی کریں گے، تو یعقوب علیہ السلام کے بچے، یعقوبؑ کے صاحبزادے یعقوبؑ کے پوتے، یعقوبؑ کے نواسے، ان کے بھانجے بھتیجے وہ کیسے نہ کہتے؟ یقیناً کہا ہوگا، لیکن اللہ میاں نے یہاں اس کو بیان نہیں کیا، اس لئے کہ بہت ضروری بات بہت جلد کہنی ہے، ہم آپ اس کو اپنے دل پر لکھ لیں اور سمجھ لیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کو اتنا بھی گوارا نہیں ہوا (اگر یہ لفظ بے ادبی کا نہ ہو) کہ اس بیچ میں کوئی اور بات آئے، اس لئے کہ اس سوال کا جواب اتنا ضروری تھا اور اتنا فوری تھا کہ بیچ میں اور کوئی مکالمہ آنا ہی نہیں چاہیئے تھا، ورنہ آدمی اپنی عقل سے سمجھ سکتا ہے اور میں یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ انھوں نے یقیناً کہا ہوگا کہ ابا جان،

www.abulhasanalinadwi.org

دادا جان، نانا جان، یہ ہم سے پوچھنے کی بات ہے؟ یہ تو ہم دوسروں کو سکھائیں گے ہم اور کس کی عبادت کر سکتے ہیں؟ آپ نے ہمیں سکھایا کیا ہے؟ اور ہم کون ہیں؟ آپ کی (حضرت یعقوب علیہ السلام کی) اولاد ہیں! ہمارے باپ کون ہیں؟ آپ (حضرت یعقوبؑ)، ہمارے دادا کون تھے؟ (حضرت اسحاق علیہ السلام) ہمارے دوسرے دادا کون تھے؟ (حضرت اسمٰعیل علیہ السلام) اور ان کے باپ کون تھے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام پھر بھی ہم اگر خدا کی عبادت نہ کریں تو اور کون کرے گا، انھوں نے کہا نَعۡبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰـهَ اٰبَآئِكَ اِبۡرٰهٖمَ وَاِسۡمٰعِيۡلَ وَاِسۡحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا۔ " ہم آپ کے معبود کی عبادت کریں گے، آپ کے والد اسحاق علیہ السلام کے معبود کی عبادت کریں گے، آپ کے چچا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے معبود کی عبادت کریں گے۔ اِلٰهًا وَّاحِدًا جو ایک اکیلا خدا ہے، وَنَحۡنُ لَهٗ مُسۡلِمُوۡنَ اور ہم اسی کے سامنے سر جھکانے والے ہیں، اسی کے دین پر چلنے والے ہیں، اپنے کو اسی کے حوالہ کرنے والے ہیں،

بس میرے بھائیو! آپ یہاں (اس مدرسہ) کا، اس جلسہ کا، اس پوری آبادی کا، خاص طور پر اس جگہ کا جہاں سے سارے ہندوستان میں اس زمانہ میں جب کہ توحید کے عقیدے میں بڑا خلل پڑ گیا تھا لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـه کی آواز بلند ہوئی، شکریہ ادا کریں، میں یہ کہتا ہوں اور اس میں کوئی فخر کا اظہار مقصود نہیں ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ آج آپ وہاں بیٹھے ہوئے ہیں جہاں کی لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـه کی صدا ہمالیہ کے پہاڑ کی چوٹیوں تک ٹکرائی اور نیپال کی ترائی تک جا پہونچی، میں یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ وہ حضرت سید احمد شہید (رحمۃ اللہ علیہ) کی آواز تھی اور وہ تھی لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـه کی آواز، کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور یہ مزارات پر چادریں چڑھانا، مزارات پر چراغ جلانا،

www.abulhasanalinadwi.org

مزارات کے سامنے سر جھکانا، ولیوں سے مانگنا، خدا کے نبی تک سے مانگنا، یا اللہ کے سوا کسی سے ڈرنا اور یہ سمجھنا کہ ہماری زندگی اور موت کا مالک ہے، ہماری قسمت کا بنانے والا اور بگاڑنے والا ہے، سب شرک ہے، میں دعوے کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ حضرت خواجہ معین الدّین چشتی (رحمۃ اللہ علیہ) کے بعد ہندوستان میں اس کو جس نے سب سے زیادہ زور کے ساتھ کہا اور سب سے زیادہ للکار کر، پکار پکار کر اور چلّا چلّا کر کہا کہ جس سے بادشاہوں کے تخت ہل جائیں۔ بڑے بڑے سجّادہ نشینوں کے تخت اُلٹ جائیں اور پھر یہاں سے لے کر افغانستان تک، اور بنگال سے خلیج بنگال تک، پھر اس سے آگے بڑھ کر جس کو آج کل آپ بنگلہ دیش کہتے ہیں وہاں تک جن کی آواز پہونچی وہ حضرت سیّد احمد شہیدؒ اور ان کے رفقاء کار تھے، میں نے اپنے کانوں سے سنا ہے ہندوستان کے ایک بہت بڑے اور چوٹی کے مقرر اور لیڈر نواب بہادر یار جنگ جن کی آواز صرف حیدر آباد ہی میں نہیں بلکہ سارے ہندوستان میں گونجی ہے، انھوں نے ندوہ کی مسجد میں تقریر کی، میں بھی موجود تھا، انھوں نے کہا کہ میری معلومات اور تحقیق یہ ہے کہ مولانا کرامت علی صاحب جو سیّد احمد شہید (رحمۃ اللہ علیہ) کے خلیفہ تھے، ان کے ذریعہ سے جن لوگوں کو ہدایت ہوئی ان کی تعداد ڈیڑھ کروڑ تک پہونچتی ہے، یہ آواز یہیں سے اٹھائی گئی۔

یہاں سے لے جانے والا پیغام، یہاں سے لے جانے والا تحفہ اور یہاں سے لے جانے والی امانت اور سوغات یہ ہے کہ آپ اپنے بچّوں کو توحید پر پکّا کریں، توحید کا سبق گھول کر پلا دیں، اور ان کی گھٹّی میں ڈال دیں اور یہ گھٹّی میں جبھی پڑے گی کہ جب سے وہ آواز سُننے کے قابل ہوں اور جب سے وہ کچھ سمجھنے کے قابل ہوں تو ان کے سامنے توحید کی باتیں

www.abulhasanalinadwi.org

کی جائیں، پیغمبروں کی باتیں کی جائیں مثلاً ابراہیم خلیل اللہ کی باتیں، محمد رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) کی باتیں، خلفاء راشدین کی باتیں، اور جو دین کے بڑے بڑے داعی اور مجدد اور بزرگ گذرے ہیں ان کی باتیں کی جائیں، خواجہ معین الدین چشتی اس ملک میں کیا پیغام لے کر آئے؟ اس ملک میں کس چیز کی کمی تھی، کمی تھی تو لَاالٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰـہ کی کمی تھی، ان کے بعد ان کے جانشینوں میں سے سب نے یہی کام کیا، ان میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں جس کو آپ کہیں کہ "نہیں اس کو چھوڑ دیجئے"، اپنے اپنے طریقہ پر وہ سب یہی کام کرتے تھے، اور پھر آخر میں اس جگہ سے بھی یہی آواز بلند ہوئی اور ایسی بلند ہوئی کہ سارے ہندوستان میں پھیل گئی اور سارے ہندوستان سے اس آواز کی صدائے بازگشت سنائی دینے لگی۔

یہاں سے یہ پیغام لے کر جائیے کہ بچوں کو دین سکھانا ہے اور گھر ہی سے دین کی تعلیم دینا ہے، اسکولوں کے رحم وکرم پر نہیں چھوڑنا ہے اور اسکولوں کے حوالہ نہیں کرنا ہے، وہاں تو دیو مالا سکھائی جائے گی اور معلوم نہیں کیا کیا سکھایا جائے گا۔ اور پھر یہ دینی تعلیم بازاروں میں نہیں سکھائی جاتی۔ اور یہ یہاں کھیل کے میدانوں میں بھی نہیں سکھائی جاتی، اور آج کل اخباروں اور رسالوں میں بھی نہیں آتی۔ یہ تو آپ کے بتانے سے اور ایسے مدرسوں میں بھیجنے سے آئے گی جیسے یہ مدرسہ ہے، یہی ایک مدرسہ نہیں ہے اگرچہ یہ ہمارے گھر کا مدرسہ ہے اور ہم اس پر خدا کا شکر ادا کرتے ہیں، ہمارے نانا کے نام پر اس کا نام رکھا گیا ہے جو ہم کو بہت عزیز ہے، اس کا نام ضیاء العلوم ہے۔ حضرت شاہ ضیاء النبی (رحمۃ اللہ علیہ) جن کے خلیفہ مولانا سید امین صاحب نصیر آبادی تھے، انھوں نے مکمل روحانی تعلیم انہی سے حاصل کی تھی، آج ان کا ضلع پرتاپگڑھ

لیجئے ، سلطان پور لیجئے ، رائے بریلی تو ہے ہی۔ جس گاؤں میں بھی جائیے گا اور جہاں کہیں مسجد بنائی ہوئی دکھائی دے گی اور جہاں چار مسلمانوں کے گھر ہوں گے۔ وہاں آپ مولانا سید امین صاحب نصیر آبادی کا نام سنیں گے ، وہاں کے عقائد انشاء اللہ درست ہوں گے ہم نے ہندوستان کا بہت سارا حصہ دیکھا ہے ، بہت دور دور پھرے ہیں، لیکن جیسے ان چار پانچ ضلعوں ، ضلع پرتاپ گڑھ ، ضلع سلطان پور، ضلع رائے بریلی ، ضلع اعظم گڈھ اور ضلع غازی پور کی طرح اور کوئی ضلع نہیں دیکھا۔ یہ سب حضرت مولانا سید خواجہ احمد صاحب نصیر آبادی، مولانا سید امین صاحب نصیر آبادی اور سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ اور ان کی تعلیم کا فیض ہے ، اور ان کی محنتوں کا نتیجہ ہے ، یہاں سے لے جانے والا پیغام یہی ہے کہ اپنے بچوں کو دین کی تعلیم دیجئے اور توحید کا سبق پڑھائیے ، بلکہ توحید گھول کر پلا دیجئے۔ دُنیا کی ساری طاقتیں اور ساری کورس کی کتابیں سارے دیومالا اور جو یہ ہم ریڈیو پر سنتے ہیں ، اور ٹی وی پر دیکھتے ہیں، سب ایک طرف ، ذرا بھی ان کے عقیدے میں خلل نہ آنے پائے۔ اور خدا کا شکر ہے یہاں سے بھی یہی پیغام ملا اور نگرام کی بستی سے بھی یہی پیغام پہنچا اور نصیر آباد سے بھی یہی پیغام ملا۔ یہ جو بھی ہیں چاہے وہ ضلع اعظم گڈھ کے ہوں چاہے قرب و جوار کے شہروں کے ہوں ، سب نے یہی بات کہی۔ مائیں سُن لیں کہ اپنے بچوں کو شروع ہی سے بجائے اِدھر اُدھر کی واہی تباہی کہانیاں سُنانے کے ، پیغمبروں کے قصے سنائیں، توحید کے قصے سنائیں ، اور توحید کا نقش ایسا دل پر بٹھا دیں کہ کوئی اس نقش کو مٹا نہ سکے ، بس اور اس کے بعد پھر فرائض کی پابندی ہے اور اس کے بعد اخلاق بھی درست ہوں کہ ان کو دیکھ کر معلوم ہو کہ ہاں مسلمانوں کے

www.abulhasanalinadwi.org

کے بچے ہیں، وہ سب سے الگ نظر آئیں، وہ گالی نہیں دیتے، کسی کو تکلیف نہیں پہونچاتے، دھکا نہیں مارتے، راستہ میں کوئی چیز ایسی نہیں ڈالتے جس سے کسی کو تکلیف ہو، وہ مہذب ہیں، لوگوں کے ہمدرد ہیں، خدمت کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں، اس سے لوگوں میں قدر آئے گی، اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں اور آپ کو توفیق دے کہ ہم اپنا عقیدہ مضبوط کریں اور صحیح کریں اور اس کے بعد فرائض کی پابندی کریں ہمارے اخلاق درست ہوں اور ہم سب سے زیادہ فکر اپنے حسنِ خاتمہ کی کریں، ایمان پر اللہ تعالیٰ ہمیں دُنیا سے اٹھائے، اور ہم یہاں سے ایمان سلامت لے کر جائیں۔

رَبَّنَا تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَأَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِيْنَ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامٰى وَلَا مَفْتُوْنِيْنَ، وَصَلَّى اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلَّمَ۔

****

www.abulhasanalinadwi.org

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَ
السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ
صَحْبِہٖ وَمَنْ تَبِعَھُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ
فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؛ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنْ تَتَّقُوا
اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّکُمْ فُرْقَانًا وَّیُکَفِّرْ عَنْکُمْ سَیِّاٰتِکُمْ وَ
یَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ ط

میرے بھائیو اور دوستو ! اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے یاایھا الذین امنوا ان تتقوا اللہ الآیۃ اے ایمان والو اگر تم اللہ سے ڈروگے، اور اس کا لحاظ کروگے اور اس کے حکموں پر چلوگے اور اس کے نبیؐ کی تعلیمات پر عمل کروگے اور ان کی شریعت کی قدر کروگے اور زندگی کو اس کے مطابق بناؤگے تو جہاں کہیں بھی رہوگے اللہ تمہیں ایک شان امتیازی عطا فرمائے گا اور تمہاری خطاؤں کو بخش دے گا اور تمہارے گناہ معاف فرمادے گا۔"

اللہ تعالیٰ تم کو لوگوں میں جو اپنے ناز نقشے، جسم اور اپنے عام حلیے کے لحاظ سے دیکھنے میں ملتے جلتے نظر آتے ہیں سوائے چند خصوصیات کے جو خاص مذہبوں میں ہیں اور مسلمان جس سے پہچانا جاتا ہے، اگر وہ خصوصیات اس کے اندر ہوں، (وہ بھی ہر جگہ نہیں پائی جاتیں) تو اللہ تعالیٰ تمہیں ایک امتیاز بخشے گا، جدھر نکلوگے، لوگ کہیں گے او وہ مسلمان جارہا ہے، مسلمان اس طرح چلتے ہیں، مسلمانوں کی نگاہ اس طرح نیچی ہوتی ہے، وہ کسی کی بہو بیٹیوں کو نظر اٹھا کر نہیں دیکھتا، دیکھو مسلمان لالچ کی نگاہ نہیں ڈالتا، وہ اللہ تعالیٰ نے اس کی جو تعریف کی ہے اس

www.abulhasanalinadwi.org

کا مصداق ہے:

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًا۔

رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر دبے پاؤں چلتے ہیں، تواضع وانکساری کے ساتھ چلتے ہیں، نرم چال چلتے ہیں، اور جب جاہل ان سے منھ لگتے ہیں اور ان سے الجھتے ہیں تو کہتے ہیں سلاماً۔

بھائی معاف کرو ہمیں اتنی فرصت نہیں، ہمیں تو مرنا ہے، خدا کے یہاں جانا ہے، ہمیں اپنا اپنا حساب کتاب دینا ہے، ہم تمہاری باتوں میں وقت کیسے ضائع کریں، کہ وہ ایسا ہے وہ یہ کرتا ہے وہ وہ کرتا ہے، اس سے ہمیں کیا مطلب، ہمیں تو اپنے سے فرصت نہیں، تھوڑے دن اور تھوڑا وقت ہے، اس میں تو ہم اللہ کی خوشی کے اور اس کی رضا کے کام کرلیں، جس سے اس کے رسولؐ کی شفاعت نصیب ہو، اور ان کی خوشنودی حاصل ہو، ہم اللہ اور اس کے رسول کے سامنے سرخرو ہوں، تھوڑا سا وقت رہ گیا ہے، ہم وہ کام پورا کرلیں، حدیث شریف میں آتا ہے: میری امت کی مثال اور دوسری امتوں کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص کو کوئی کام لینا تھا، عمارت وغیرہ بنوانی تھی، تو اس نے مزدور رکھے، عام طور پر مزدوری پر لوگ صبح سے لائے جاتے ہیں، تو وہ صبح سے کام پر لگ گئے، جب دوپہر کا وقت ہوا تو انھوں نے کہا! صاحب ہمارا حساب چکا دیا جائے، ہم سے کام نہیں ہوتا، اب ہم جانے ہیں، اس نے کہا کہ کام ختم کرلو پیسے زیادہ ملیں گے، وہ نہیں مانے، صبح سے دوپہر تک کے جو پیسے آتے ہیں اور جو حساب اس پر ہوتا ہے وہ اس نے ان کو دیدیا اور رخصت کردیا، پھر کچھ لوگوں کو رکھا، وہ ظہر سے لے کر عصر تک کام کرتے رہے، عصر ہوئی تو انھوں نے بھی کہا! صاحب اب

ہم جاتے ہیں، آپ ہمارا حساب کر دیجئے، اب ہم زیادہ ٹھہر نہیں سکتے، تو ٹھہرے نے کہ عصر تک کا جتنا حساب ہوتا ہے وہ ان کو دیا گیا، ان کو پورے دن کی مزدوری نہیں ملی، پورے دن کی مزدوری نہ پہلے والوں کو دی اور نہ دوسرے والوں کو دی، اس لئے کہ انھوں نے شام تک کام نہیں کیا تھا، اب اس کے بعد کچھ اور نئے مزدورے آیا، انھوں نے جٹ کر کام کیا اور خوب دل لگا کر کے کام کیا، دن ہی کتنا رہ گیا تھا جب سورج ڈوبا اور شام ہوئی تو صبح سے لے کر شام تک کے جتنے پیسے ہوتے ہیں اس نے پورے پیسے ان کو دیئے۔ جو پہلے والے تھے یعنی پہلے اور دوسرے چکر میں جن کی باری آئی تھی انھوں نے کہا! یہ کیا انصاف کی بات ہے، پہلے چکر والوں نے کہا! ہم نے صبح سے دوپہر تک کام کیا جو کافی لمبا وقت ہوتا ہے، اور دوسرے چکر والوں نے کہا! ہم نے دوپہر سے شام تک کام کیا وہ بھی اچھا خاصا وقت ہوتا ہے لیکن ہمیں تو تہائی تہائی مزدوری ملی اور ان کو پوری پوری مزدوری ملی، تو اس مالک نے کہا کہ ہماری مرضی ہے، ان بیچاروں نے کمی نہیں کی، اگر ہم ان کو صبح سے رکھتے تو یہ شام تک کام کرتے، اب وقت ہی اتنا رہ گیا تھا، اس میں نہ انھوں نے آرام کیا نہ کچھ کہا، کام میں لگے رہے، ہم نے ان کو پورے پیسے دیئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کی مثال اور پچھلی امتوں یعنی یہودیوں اور عیسائیوں کی مثال بھی یہی ہے۔ یہودیوں نے صبح سے کام شروع کیا اور دوپہر کو جوا ڈال دیا پھر عیسائیوں کو بلایا گیا انھوں نے عصر کو جوا ڈال دیا اور کہا کہ ہم سے کام نہیں ہوتا، ان کو پیسے دیئے گئے، لیکن یہ امتِ مرحومہ، امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام یہ ایسی قسمت کی دھنی ہے کہ اسکو مالک نے ایسے وقت میں یاد کیا جب کہ وقت بہت تھوڑا رہ گیا تھا، انھوں نے جٹ کر کام کیا، خوب دل لگا کر کام کیا اور پورے پیسے لیئے۔

جو اللہ کے بندے وقت کی قیمت سمجھتے ہیں اور جانتے ہیں کہ ہر ایک کو اپنا اپنا

www.abulhasanalinadwi.org

حساب دینا ہے اور ہر ایک سے قبر میں اسی کے متعلق سوال جواب ہوگا، اور قیامت میں بھی سوال جواب ہوگا۔ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی قرآن مجید نے اعلان کر دیا ہے کہ کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا، کسی سے دوسرے کے متعلق سوال ہو کہ اس کا عقیدہ کیا تھا، اس کا عمل کیسا تھا، وہ رات کو کیا کرتا تھا، وہ دن کو کیا کرتا تھا، یہ نہیں ہوگا۔ وہاں ہر ایک اپنے عمل کا جواب دہ ہوگا۔ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ، وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ۔ اگر کسی نے ذرّہ برابر بھی خیر کی ہے اس کا نتیجہ اس کے سامنے آئے گا اور اگر کسی نے ذرّہ برابر بھی برائی کی ہے تو اس کا نتیجہ بھی وہ دیکھے گا، اللہ تعالیٰ نے جن لوگوں کو دین کی صحیح سمجھ دی ہے اور عقل سلیم عطا فرمائی ہے وہ ایک ایک منٹ کی قدر کرتے ہیں اور اپنی فکر کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ہمارا بیڑا پار ہو جائے اور ہم کو اللہ کے سامنے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شرمندہ نہ ہونا پڑے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

> اے ایمان والو! اگر تم اللہ سے ڈرو گے اور وقت کی قیمت کو پہچانوگے اور اللہ نے تمہیں جو نعمت اور صحت کی زندگی عطا کی ہے اس کی قدر کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں ایک شان امتیازی عطا فرمائے گا۔

حدیث میں آتا ہے:۔

نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِیْهِمَا	دو نعمتیں اللہ کی ایسی ہیں جن کے
کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ	بارے میں اکثر لوگ گھاٹے میں
اَلصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ	رہتے ہیں ایک تندرستی اور ایک فرصت

جس نے تندرستی اور فرصت دوسروں کے پیچھے گذاری اور دوسروں

www.abulhasanalinadwi.org

کی فکر میں گذاری اور اس کی فرصت ہی نہیں ہوئی کہ ان سے نظریں ہٹا کر اپنی طرف دیکھے اور اپنا حساب کتاب درست کرے تو اس کو وہاں شرمندہ ہونا پڑے گا، اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ہم مسلمانوں کو بڑی بشارت سنائی ہے کہ اے ایمان والو اگر اللہ سے ڈروگے اور اللہ ورسول کے کہنے پر چلوگے تو اللہ تمہیں ایک شانِ امتیازی عطا فرمائے گا، جس بستی میں رہوگے ممتاز رہوگے، جیسے برسات کی اندھیری رات میں جگنو چمکے یا پتھروں میں ہیرا چمکے، آپ کے قریب ہی ہیرے بھی نکلتے ہیں، اگر پتھروں میں ہیرا ڈال دیا جائے تو وہ بولتا ہے اور دور سے بلاتا ہے کہ میں ہیرا ہوں، دیکھو میں ہیرا ہوں، سارے پتھر چاروں طرف لاکھوں کی تعداد میں پڑے ہیں، لیکن ہیرا سب میں الگ نظر آتا ہے، ایسے ہی مسلمان ہیرا بن جاتا ہے، مسلمان ہیرا بن سکتا ہے، ہیرے اور لعل وجواہرات کی حیثیت ہی کیا ہے، یہ مسلمان کی توہین ہے کہ اس کی تشبیہ دنیا کی کسی چیز سے دی جائے، وہ تو اللہ کا ہیرا ہے، حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کا تارا اور آپؐ کا پیارا ہے۔ اس سے دنیا کی روشنی قائم ہے اس سے آفتیں ٹلتی ہیں، بلائیں دور ہوتی ہیں وبائیں ختم ہوتی ہیں، اس کی دعاؤں سے اللہ کا عذاب ٹل جایا کرتا ہے :-

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ	نہیں ہے اللہ اُن کو عذاب دینے
وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا	والا جب تک کہ آپ اُن میں ہیں
كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ	اور نہیں ہے اللہ اُن کو عذاب دینے
وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ؕ	والا جب تک کہ یہ استغفار کرتے ہیں

میرے بھائیو! مسلمان کا یہ فرض ہے کہ جہاں کہیں بھی ہوں،

www.abulhasanalinadwi.org

اقلیت میں ہوں یا اکثریت میں ہوں، اور اگر اقلیت میں ہوں تو اور زیادہ ضروری ہے کہ وہ اپنے اعمال و اخلاق، اپنا طور وطریق اپنی چال ڈھال سب ایسی بنائیں کہ خود ان سے اسلام کی تبلیغ ہو، لوگ کہیں کہ دیکھو بھائی اگر تمہیں خالص دودھ لینا ہے تو وہ مسلمان کی دوکان ہے، وہاں جاؤ، وہ ملاوٹ کو حرام سمجھتا ہے، اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا کپڑا نہ چرایا جائے، پورا کا پورا کپڑا کام میں لایا جائے، جو بچے تمہیں مل جائے تو اس مسلمان کے پاس جاؤ، وہ ایماندار درزی ہے اس طرح لوگوں کی انگلیاں اٹھیں اور نگاہیں بلند ہوں، لوگ بتائیں کہ دیکھو وہ مسلمان جارہا ہے، بعض بعض مسلمان اور اللہ کے بندے جنہوں نے اولیاء اللہ کی تربیت پائی تھی، ایسے تھے۔

میں ایک ہندوستان کے قریب ہی کا قصہ سناتا ہوں جو مکانی حیثیت سے بھی قریب ہے اور زمانی و تاریخی حیثیت سے بھی قریب ہے، پشاور کے لوگوں نے مجاہدین سے پوچھا کہ ہندوستانی بھائیو!

کیا تم سب لوگوں کی آنکھیں خراب ہیں، ہندوستان سے جو آئے ہو تو کیا وہاں کوئی مرض ہے۔ انھوں نے کہا "نہیں" خدا کا شکر ہے ہم سب کی آنکھیں بہت اچھی ہیں، کہنے لگے! نہیں کوئی مرض ضرور ہے اس لئے کہ ہم نے دیکھا ہے کہ تمہاری (سید بادشاہ) کی فوج میں ایک آدمی بھی کسی غیر محرم کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھتا، بھائی ایک ہو دو ہوں یہ سب کے سب اس طرح سے ہوں بات سمجھ میں نہیں آتی، کوئی دیوار کی طرف بھی نظر اٹھا کر نہیں دیکھتا، کب سے اپنی بیویوں سے دور ہیں کب سے اپنے گھروں سے دور ہیں، کئی برس سے ہجرت کر کے آئے ہوئے

www.abulhasanalinadwi.org

ہیں ، مگر ہم نے نہیں دیکھا کہ یہ کسی کی بہو بیٹی کو تاکیں اور نظر اٹھا کر دیکھیں تو ہم سمجھے کہ کوئی نظر کی خرابی ہے ۔ انھوں نے کہا ! یہ نظر کی خرابی نہیں ایمان کی خوبی ہے اور اسلام کی تعلیم کی خوبی ہے ، ہم کو ہمارے روحانی پیشوا نے ، ہمارے آقا نے ، ہمارے سردار نے ، ہمارے محبوب نے اور ہمارے حضور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ تعلیم دی ہے ۔ قرآن نے بھی یہی تعلیم دی ہے ۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :

قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ

اہلِ ایمان سے کہدو کہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں ۔

آج افسوس ہے بمبئی جائیے ، کلکتہ جائیے ، اندور جائیے ، بھوپال جائیے ، لکھنؤ جائیے ، دہلی جائیے ہر جگہ مسلمان نوجوان نامحرموں کی طرف نظر اٹھا کر دیکھتے ہیں ۔ ان کی نگاہیں بھی آزاد ، ان کے خیالات بھی آزاد ، پاؤں بھی آزاد ۔ لیکن یہ مسلمان کی شان نہیں ہے ۔ آپ اس آیت کو یاد رکھیں اللہ فرماتا ہے :

اے ایمان والو ! اگر اللہ سے ڈروگے اور احتیاط کی اور شرم ولحاظ کی زندگی گذاروگے تو اللہ تم کو ایک شانِ امتیازی عطا فرمائے گا ۔

" فرقان " یعنی جہاں ہو گے ، ہزاروں میں بھی ہو گے تو بھی پہچانے جاؤگے ، یہ مسلمان ہے ، اس کا چہرہ بتاتا ہے ، اس کی آنکھوں کا انداز بتاتا ہے ، اس کا وقار بتاتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ خدا سے ڈرتا ہے ، اور اس کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے ، اور یہ عاشقِ

www.abulhasanalinadwi.org

رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے، اور یہ خدا کا تابعدار بندہ ہے، اس کی صورت ہی دوسری ہے، ایسے ہی مسلمان پہچانے جاتے تھے، اور ایسے ہی چاہیئے کہ مسلمان پہچانے جائیں، کیا ہم میں سُرخاب کے پَر لگے ہوئے ہیں؟ یا ہم آسمان سے اترے ہیں؟ ہماری بس جو کچھ حیثیت ہے، ہماری جو کچھ طاقت ہے، اور ہماری جو کچھ خصوصیت ہے وہ اللہ اور اس کے رسولؐ کے حکم پر چلنے کی وجہ سے ہے، اور ایک متقیانہ اور محتاط اور غلامانہ اور ذمہ دارانہ زندگی گذارنے کی وجہ سے ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کو اور سب کو یہ زندگی نصیب فرمائے اور عمل کرنے کی توفیق دے۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ط

www.abulhasanalinadwi.org